Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۸۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۲۹ صفر ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۳ امان ۱۳۵۴ ہش ۔ ۱۳ مارچ ۱۹۷۵ء	نمبر ۵۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳؍امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت وعافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

ربوہ ۱۳؍امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا :۔

گزشتہ رات سے سر درد کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے ۔ آمین

ربوہ ۱۳؍امان ۔ محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی طبیعت تا حال بہت ناساز ہے ۔ احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم نواب صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت وعافیت والی عمرِ دراز سے نوازے ۔ آمین

میرے چچا مکرم ملک فضل احمد صاحب سابق پہریدار حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ہرنیا کا آپریشن کروایا ہے ۔ آپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کامیاب رہا ہے مگر کچھ تکلیف کے علاوہ کمزوری ابھی باقی ہے ۔

احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کر کے عنداللہ ماجور ہوں ۔

(شمس الدین ۔ دارالعلوم شرقی ۔ ربوہ)

ارشاد حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

"امانت تحریک جدید الہامی تحریک ہے ۔ اس میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی ۔"

(افسر امانت تحریکِ جدید ۔ ربوہ)

لازمی چندوں کے بقایاجات ادا فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چندوں کے بقایاجات کی ادائیگی کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا :۔

"یاد رکھنا چاہیئے بجٹ پورا کرنا مجھ پر احسان نہیں ، نہ سلسلہ پر احسان ہے ، نہ خدا پر احسان ہے ۔ جو خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودے کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جوابدہ ہے ۔ اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اس کے نام بقایا ہے ۔ اگر وہ اس دنیا میں ادا نہیں کرتا تو جب وہ خدا تعالیٰ کے سامنے پیش ہوگا خدا تعالیٰ فرمائے گا جاؤ ۔۔۔ بقایا ادا کر کے آؤ ۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۳ء)

(ناظر بیت المال آمد ۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر اہل اللہ کے گروہ کو ابتدائی حالت میں چندوں کی ضرورت پڑتی ہے

خدا کے دین کی خاطر جو ہمیں مدد دیتے ہیں وہ آخر خدا کی مدد کو شاملِ حال ہوتا دیکھیں گے

(۱) "پانچواں وسیلہ اصل مقصود کے پانے کے لئے خدا تعالیٰ نے مجاہدہ ٹھہرایا ہے یعنی اپنا مال خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی طاقتوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اور اپنی عقل کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے ذریعہ سے اس کو ڈھونڈا جائے جیسا کہ وہ فرماتا ہے جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت ع) یعنی اپنے مالوں اور اپنی جانوں اور اپنے نفسوں کو مع ان کی تمام طاقتوں کے خدا کی راہ میں خرچ کرو اور جو کچھ ہم نے عقل اور علم اور فہم اور ہنر وغیرہ تم کو دیا ہے وہ سب کچھ خدا کی راہ میں لگاؤ ۔ جو لوگ ہمارے راہ میں ہر ایک طور سے کوشش بجا لاتے ہیں ہم ان کو اپنی راہیں دکھا دیا کرتے ہیں ۔" (رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۱۸۷)

(۲) "میں یقیناً جانتا ہوں کہ خسارہ کی حالت میں وہ لوگ ہیں جو ریاکاری کے موقعوں میں تو صد ہا روپیہ خرچ کریں اور خدا کی راہ میں پیش و پس سوچیں ۔ شرم کی بات ہے کہ کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہو کر پھر اپنی خست اور بخل کو نہ چھوڑے ۔ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ ہر ایک اہل اللہ کے گروہ کو اپنی ابتدائی حالت میں چندوں کی ضرورت پڑتی ہے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کئی مرتبہ صحابہؓ پر چندے لگائے جن میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے بڑھ کر رہے ۔۔۔ جو ہمیں مدد دیتے ہیں آخر وہ خدا کی مدد دیکھیں گے ۔"

(تبلیغِ رسالت (مجموعہ اشتہارات) جلد ششم صفحہ ۶۶)

پبلشر : مسعود احمد ٭ پرنٹر : سید عبدالحی ٭ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

ہمارا مالی سال ختم ہونے میں صرف ڈیڑھ ماہ باقی ہے لیکن بجٹ کو پورا کرنے کیلئے ابھی لاکھوں روپے کی ضرورت ہے

مجوزہ بجٹ سے کم ادا کرنیوالی جماعتوں کو اپنا جائزہ لیکر اور باہم مشورہ کرکے اپنا بجٹ پورا کرنیکا عزم کر لینا چاہیئے

جماعت احمدیہ ایک زندہ جماعت ہے وہ ہمیشہ خیال رکھتی ہے کہ مجوزہ آمد سے زیادہ ہو تا سلسلہ کے کاموں میں سستی نہ پیدا ہو

مَیں اپنے ربّ کریم سے امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعت کا قدم پیچھے نہیں ہٹنے دیگا بلکہ آگے ہی آگے بڑھائیگا

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۴ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش مطابق ۱۴ فروری ۱۹۷۵ء بمقام مسجد اقصیٰ

مرتبہ: مکرم محمد یوسف صاحب سلیم ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"جماعتی نظام کے مالی سال کے ساڑھے نو ماہ گذر چکے ہیں اور اڑھائی ماہ کے قریب باقی رہ گئے ہیں۔ چونکہ گذرے ہوئے مہینوں میں جماعت کی توجہ بہت سے ایسے کاموں کی طرف مبذول رہی ہے جو معمول کے مطابق نہیں تھے، اس لئے جو مالی قربانی معمول کے مطابق ہوتی ہے یعنی

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کی ادائیگی

اس کی طرف پوری توجہ نہیں دی جا سکی۔

جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ ایک زندہ جماعت ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر مخلص احمدی سلسلہ احمدیہ کی جو آمد ہے اس کے متعلق بھی اور خرچ کے متعلق بھی دلچسپی لیتا ہے اور اس کے متعلق سوچتا ہے اور سلسلہ کے اموال پر نگاہ رکھتا اور اُن کا محاسبہ کرتا ہے اور اُسے جہاں کہیں بھی کوئی خامی نظر آئے تو خلیفہ وقت کو اس کی اطلاع بھی دیتا ہے۔

صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ جماعت احمدیہ کے نمائندے مجلس شوریٰ میں غور کے بعد پاس کرتے ہیں۔ وہ خرچ کی مدیں قائم کرتے اور اُن کے متعلق رقمیں تجویز کرتے ہیں۔ جہاں تک خرچ کا سوال ہے وہ تو بندھا ہوا ہے مثلاً نظارت اصلاح و ارشاد ہے اس میں اتنے مبلغ اور معلم کام کر رہے ہیں اور یہ اُن کی تنخواہیں ہیں۔ تنخواہیں تو نہیں گذارے کہنا چاہیئے جو اُن کو دیئے جا رہے ہیں یہ خرچ نظارت کی مد میں مقرر ہو جائے گا لیکن جو آمد ہے وہ مجوزہ ہوتی ہے یعنی ایک تجویز ہوتی ہے جو شوریٰ میں غور کے بعد پاس کر دی جاتی ہے۔

جماعت احمدیہ کی زندگی

کا یہ ثبوت ہے اور اُس کا یہ طریق رہا ہے کہ جو خرچ بندھے ہوئے ہوتے ہیں ہاں اُن میں بہت سی وجوہات کی بناء پر بعض دفعہ کمی ہو جاتی ہے لیکن جو مجوزہ آمد ہے اور بندھی ہوئی نہیں ہے۔ بندھی ہوئی آمد کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص جو نوکر ہے، اس کی تنخواہ بندھی ہوئی ہے لیکن جماعت کی آمد تجویز کردہ ہے بندھی ہوئی نہیں ہے جو بندھی ہوئی چیز نہیں ہے یعنی مجوزہ آمد ہے اس کے متعلق جماعت احمدیہ سالہا سال سے پندرہ بیس سال سے یا اس سے بھی زیادہ عرصہ سے یہ خیال رکھتی چلی آرہی ہے کہ تجویز کردہ آمد سے زیادہ آمد ہو تاکہ کام رکیں نہیں اور نظام سلسلہ کو تکلیف نہ ہو اور یہ سالہا سال سے ہوتا چلا آرہا ہے۔ مثلاً [illegible] اگر مجوزہ آمد شوریٰ نے پاس کی اس کے مقابلہ میں ساڑھے تیس لاکھ اصل آمد ہو گئی یا مثلاً شوریٰ نے پینتیس لاکھ کی مجوزہ آمد کی پاس کی اور اس کے مقابلے میں چھتیس لاکھ کی رقم جمع ہو گئی کیونکہ یہ

جماعت ایک زندہ جماعت ہے

اور چوکس رہ کر یہ دیکھتی رہتی ہے کہ جو اخراجات ہیں وہ تو بندھے ہوئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ چھ ماہ کے بعد دس مبلغوں کو فارغ کر دیا جائے گا یا مثلاً جب تعلیمی ادارے ہمارے پاس تھے تو سکولوں کے استادوں کو فارغ کر دیا جائے گا مبلغ تو بہر حال رہیں گے۔ اسی طرح اشاعتِ لٹریچر ہے۔ کتب رسالے اور پمفلٹس وغیرہ چھپتے ہیں۔ ہم انہیں اپنی بساط کے مطابق چھاپتے ہیں، ضرورت اور مانگ کے مطابق تو نہیں چھاپ سکتے لیکن بہرحال شوریٰ اپنی بساط کے مطابق فیصلہ کرتی ہے کہ یہ یہ کام ہوگا۔

پس جماعت احمدیہ چونکہ ایک زندہ جماعت ہے، اس لئے یہ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتی ہے کہ جو بندھے ہوئے اخراجات ہیں اور جو کم نہیں ہو سکتے، اُن کو پورا کرنے کے لئے جو مجوزہ آمد ہے اس سے زیادہ آمد ہو تاکہ کسی وقت بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کاموں میں سستی نہ پیدا ہو اور کام کو نقصان نہ پہنچے لیکن جس سال میں سے ہم گذر رہے ہیں یا اس سال کا جو حصہ گذر چکا ہے اور جو قریباً ساڑھے نو ماہ پر مشتمل ہے اُس کا بڑا حصہ غیر معمولی حالات میں سے گذرا اور غیر معمولی اخراجات کا باعث بنا۔ جہاں تک نظام سلسلہ کے غیر معمولی اخراجات کا سوال تھا، اس کے لئے کوئی تحریک نہیں کی گئی۔ جماعت سے چندے نہیں لئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا غیر معمولی اخراجات مہیا ہوتے چلے گئے۔ جہاں تک احباب کے لُٹے ہوئے سرمائے کی ذمہ داری کا تعلق ہے میں پہلے بھی بتا چکا ہوں، وہ نہ جماعت لیتی ہے اور نہ اُسے لینی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ کے خزانے بھرے ہوئے ہیں

پہلے بھی کئی دفعہ ایسا ہُوا ہے کہ جماعت کے ایک حصہ کا سرمایہ لُٹ گیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اُن کے لئے پہلے سے زیادہ سرمائے کے سامان پیدا کر دئے۔ بعض دفعہ وقتی طور پر جو ضرورتیں پیدا ہوتی ہیں اُن کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ سامان پیدا کیا ہے کہ ویسے ہی کئی سال گذر گئے ہیں میں نے یہ اعلان کیا تھا امید ہے جماعتیں اس طرف توجہ کریں گی تاکہ کوئی احمدی رات کو بھوکا نہ سوئے۔ چنانچہ روزمرہ کی جو ضرورتیں ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے پورا کرنے کا جماعت کے ذریعہ سے سامان پیدا کیا ہے۔ سامان تو اسی نے پیدا کئے ہیں ہم تو گھر سے کچھ نہیں لائے نہ میں اور نہ آپ۔ غرض غیر معمولی حالات میں لکھوکھہا روپیہ خرچ ہُوا جس کے لئے کوئی اپیل نہیں کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے ذریعہ سبھی سامان پیدا کر دئے لیکن جماعت کے علاوہ افراد کو بھی تو خرچ کرنے پڑے۔ افراد کے بھی اور بعض خاندانوں کے بھی غیر معمولی اخراجات ہو گئے اور اس کی طرف احباب جماعت کو توجہ دینی پڑی اور جو معمولی آمدنیاں تھیں۔ معمولی ان معنوں میں نہیں جس میں عام طور پر کہا جاتا ہے بلکہ معمول کے مطابق جو ذمہ داریاں تھیں اُن سے نظر دوسری طرف پھیرنی پڑی اس لئے قربانیوں کی اس عظیم جدوجہد کے سلسلہ میں اس وقت مجھے کچھ فرق نظر آ رہا ہے لیکن میں اپنے رب کریم سے امید رکھتا ہوں کہ وہ جماعت کا قدم پیچھے نہیں ہٹنے دے گا اور نہ ایک جگہ کھڑا رہنے دے گا بلکہ آگے ہی آگے بڑھائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ ممکن ہے۔ ہم تو اس کے عاجز بندے ہیں۔

بعض چیزیں ہیں جن کی طرف اس سلسلہ میں احباب جماعت کو توجہ دلانا ضروری ہے، وہ بارے ہوئے اقتصادی حالات سے تعلق رکھتی ہیں۔ جماعت کے جو افراد مالی قربانیاں دیتے ہیں وہ مختلف قسموں میں بٹے ہوئے ہیں۔ پہلی قسم ملازمت پیشہ احباب کی ہے جن کی آمدنیاں بندھی ہوئی ہیں۔ دوسری قسم تجارت پیشہ احباب کی ہے جن کی آمدنی کا انحصار تجارت میں نفع پر ہوتا ہے نفع زیادہ بھی ہوتا ہے۔ معمول کے مطابق بھی اور بعض دفعہ گھاٹے کا بھی امکان ہوتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ فضل کرتا ہے ہر سال بحیثیت مجموعی جماعت کے مالوں میں بہت برکت نظر آتی ہے اور تجار احباب پہلے سے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی میں حصہ لیتے ہیں۔ اُن کی آمد میں بھی فرق پڑا ہے پہلے آہستہ آہستہ پڑ رہا تھا لیکن اس سال قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے

بہت نمایاں فرق

پڑا ہے۔ قیمتیں بڑھ جانے کا ایک نتیجہ تو یہ ہے کہ جن لوگوں کی بندھی ہوئی آمدنیاں ہوتی ہیں ان کو تکلیف ہوتی ہے مثلاً ایک شخص ملازم ہے۔ اس کے گھر میں پانچ چھ افراد کھانے والے ہیں ۔ تین سو روپے اس کی تنخواہ ہے۔ گندم ستر روپے من بکتی ہے۔ وہ نئے سال میں داخل ہوتا ہے تو گندم کی قیمت بڑھ کر پچیس روپے من ہو جاتی ہے بازار میں اُسے عملاً (مختلف جگہوں کے متعلق مختلف رپورٹیں ہیں) کہیں پینتیس روپے من ملتی ہے کہیں چالیس روپے من، کہیں پینتالیس روپے اور کہیں پچاس روپے من تک بکی ہی ہے۔ چنانچہ قیمت میں اس زیادتی کا تکلیف دہ اثر ملازمت پیشہ احباب پر پڑتا ہے لیکن اس تبدیلی سے جو افراطِ زر کے نتیجہ میں پیدا ہوتی اور بعض اور وجوہات بھی ہوتی ہیں تجارت پیشہ احباب کی آمدنیاں بڑھ جاتی ہیں۔ ایسے احباب زیادہ تر شہروں میں ہوتے ہیں۔ بہت سے شہر ہیں جہاں کی جماعتیں بڑی مالی قربانی دینے والی ہیں مثلاً کراچی ہے۔ کراچی کی جماعت بحیثیت مجموعی بڑی قربانی دیتی ہے۔ وہاں زیادہ تر تجارت پیشہ احباب ہیں اور بہت سے ملازم بھی ہیں۔ ملازمین کی تو بندھی ہوئی تنخواہ ہوتی ہے۔ جماعت کی مجلس شوریٰ نے جو فیصلہ کیا ہوتا ہے اس کے مطابق سولہواں حصہ ادا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی بعض دوسرے چندے ہوتے ہیں۔ غرض کراچی شہر کی جماعت بڑی قربانی دے رہی ہے۔ لاہور ایک لمبا عرصہ غفلت میں گذارنے کے بعد ابھر آیا ہے۔ الحمد للہ۔ لاہور کی جماعت اب اپنے بجٹ کو پورا کر رہی ہے۔ اسی طرح سرگودھا اور لائل پور کی جماعتیں ہیں گو یہ کراچی اور لاہور کی طرح بڑی بڑی جماعتیں تو نہیں مگر یہ بھی

بڑی قربانی دینے والی جماعتیں

ہیں۔ میں سرگودھا اور لائلپور شہر کی بات کر رہا ہوں کیونکہ شہروں میں زیادہ تر تجارت پیشہ احباب ہوتے ہیں لیکن بعض شہر ایسے بھی ہیں جو سستی دکھا رہے ہیں پتہ نہیں کیوں ہے۔ کچھ پتہ تو ہمیں بھی ہے اور وہ یہ کہ ان کے عہدیدار سُست ہوتے ہیں مثلاً لائلپور ہے۔ یہاں کی جماعت کو مالی لحاظ سے بڑی تکلیف اٹھانی پڑی لیکن جہاں تک مجھے علم ہے اُن کی آمد کے بجٹ پر کوئی اثر نہیں پڑا اور یہ بڑی کرامت کی بات ہے کہ اتنی بڑی مظلومانہ قربانیاں دینے کے بعد اور اس قسم کی مظلومانہ زندگی گذارتے ہوئے بھی انہوں نے اپنے آپ کو مالی قربانی کے معیار سے گرنے نہیں دیا۔ اس کے مقابلہ میں سیالکوٹ شہر کی جماعت ہے۔ شاید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فسادات گئے نوں میں تھوڑی سی قربانی ان کو بھی دینی پڑی ہو اور تھوڑا سا ظلم اُن کو بھی سہنا پڑا ہو لیکن لائلپور کے مقابلہ میں بہت کم۔ اس کے باوجود میں حیران ہو گیا جب مجھے رپورٹ ملی کہ ابھی تک انہوں نے اپنے بجٹ کا صرف بارہواں حصہ چندہ فی سبیل اللہ کی راہ میں پیش کیا ہے۔ اس قسم کے بعض اور قصبے بھی ہوں گے اُن کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ انہیں باہمی مشورے کرنے چاہئیں۔ اپنے اپنے حصہ کا بجٹ پورا کرنے کا عزم کرنا چاہیئے۔ اُن کو اپنی ہمتوں کو بلند کرنے کے فیصلے کرنے چاہئیں۔ اُن کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہونا چاہیئے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو اسی طرح حاصل کریں گے جس طرح لائلپور یا سرگودھا والے دوست حاصل کر رہے ہیں۔

چندہ دہندگان کی تیسری قسم زراعت پیشہ احباب کی ہے ویسے اگر تفصیل میں جائیں تو شاید اور بھی بعض چھوٹی چھوٹی قسمیں بن جائیں گی لیکن چندہ دینے والوں کی موٹی موٹی تین قسمیں ہیں۔ ایک ملازمت پیشہ احباب ہیں جن کا میں نے ذکر کر دیا ہے۔ دوسرے تجارت پیشہ احباب ہیں۔ اس میں صنعت و حرفت بھی آجاتی ہے کیونکہ یہ بھی تجارتی اصول کے ساتھ بندھی ہوتی ہے۔ تیسری قسم زمیندار احباب کی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے

ہماری زمیندارہ جماعتیں زیادہ ہیں

جہاں ملازمت پیشہ آدمی کو پندرہ روپے من سے پچیس روپے من گندم ہو جائے تو تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے وہاں زراعت پیشہ آدمی یعنی زمیندار کو فائدہ پہنچتا ہے۔ ویسے یہ بھی ٹھیک ہے کہ زمیندار کے کچھ اخراجات بڑھ جاتے ہیں لیکن اتنے نہیں بڑھتے جتنا کہ قیمت کے لحاظ سے اُسے فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ اگر ہمارے ملک میں بڑی دیانتداری ہو اور کسی کو اپنے حقوق کے حصول میں ناجائز رقمیں خرچ نہ کرنی پڑیں تو آمد کے لحاظ سے فرق ہوتا ہے مجموعی حیثیت سے تو فرق بہرحال زیادہ ہے۔ اب اگلی فصل کے لئے سینتیس روپے من گندم کا اعلان کیا گیا تھا مگر اس وقت گو ہر جگہ تو نہیں لیکن بہت سی جگہوں پر گندم سینتیس روپے سے زیادہ قیمت پر بکنے لگ گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہمیں زمیندارہ جماعتوں کو مستعد بنانا پڑے گا اور انہیں یہ احساس دلانا پڑے گا کہ وہ زمیندارہ آمد سے اللہ تعالیٰ کے سلسلہ کی ضرورتوں کو پورا کریں جو یکدم بڑھ گئی ہیں۔

ہمارے صدر انجمن احمدیہ کے جو کارکن ہیں واقفِ زندگی ہیں یا نیم واقف ہیں، اُن کو گذارے مل رہے ہیں۔ جو لوگ وقف نہیں کرتے اُن پر مجھے حیرت آتی ہے کہ تم گذارے لیتے ہو واقفین جتنے مگر وقف کرنے سے گریز کرتے ہو۔ بہرحال کارکنان کو گذارے ملتے ہیں مگر اب گندم کی قیمت بڑھ گئی۔ کپڑے کی قیمت بڑھ گئی۔ گھی کی قیمت بڑھ گئی۔ دودھ کی قیمت بڑھ گئی۔ لکڑی کی قیمت بڑھ گئی۔ علیٰ ھذا القیاس چیزوں کی قیمت اتنی بڑھ گئی کہ گویا آسمان پر پہنچ گئی جس سے کارکنان کو بڑی تنگی اُٹھانی پڑی ہے۔ حکومت نے اپنے کارندوں وغیرہ کے لئے پچاس روپے ماہوار الاؤنس کے حساب سے چھ سو روپے سالانہ کا اضافہ کر دیا۔ اگر پچاس روپے من گندم ہو تو بارہ من گندم بنتی ہے۔ جماعت نے اپنے کارکنان کے لئے اس الاؤنس کی بجائے

ایک چوتھائی گندم کی رعایت

دے رکھی ہے گندم کی ضرورت کا ۱/۴ حصہ سلسلہ کی طرف سے دیا جاتا ہے اور باقی ۳/۴ کے لئے قرض دیا جاتا ہے۔ اس سے اُن کو کافی مدد مل جاتی تھی لیکن اب میرے سامنے جو حالات رکھے جا رہے ہیں اُن کے پیش نظر میں سمجھتا ہوں کہ ہم اپنے کارکنان کو ایک چوتھائی دے کر اُن کی جو کم سے کم ضرورتیں ہیں، وہ پوری نہیں کر سکتے۔ شاید ہمیں نصف گندم مفت دینی پڑے۔ اس طرح ایک کارکن کو پچاس روپے اضافہ الاؤنس کی نسبت اس کی گندم کی ضرورت کی ایک چوتھائی یا نصف رعایت کا اصول زیادہ معقول نظر آتا ہے۔ اس لئے کہ اگر پچاس روپے کا اضافہ کیا جائے تو ایک کارکن جس کی ابھی شادی نہیں ہوئی اور وہ اکیلا ہے تو قانون کہتا ہے کہ اسے بھی ہم پچاس روپے ماہوار کے حساب سے چھ روپے سالانہ دیں گے اور ایک ایسا کارکن جس کے دس لواحقین ہیں۔ گویا دس پیٹ اس کی کمائی سے بھرتے ہیں یا بھرنے چاہئیں اس کو بھی چھ سو روپے سالانہ دیں گے۔ قانون کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ وہ تو اندھا ہوتا ہے لیکن خدا کے سلسلے تو اندھے نہیں ہوتے۔ دس افراد کے خاندان کا مطلب یہ ہے کہ اس کو فی کس آدھ سیر روزانہ کے حساب سے سالانہ پینتالیس من گندم کی ضرورت ہوتی ہے اکیلے آدمی کو ساڑھے چار من کی ضرورت پڑتی ہے۔ پینتالیس من میں سے ہم اپنے کارکن کو ۱۱ من رعایت دیتے تھے اور اگر اگلے سال کے لئے نصف کر دیں تو یہ رعایت ۲۲ ۱/۲ من بن جاتی ہے اور یہ

چھ سو روپے سالانہ کی امداد

کی نسبت بہت مناسب اور فائدہ مند ہے کیونکہ اس رعایت کے ذریعہ اُسے ۲ ہزار سے زائد کی گندم مل جائے گی۔ ۳۷ روپے من کا حساب رکھا جائے تب بھی بہت فائدہ ہے۔

پس ایک تو جس کی جتنی ضرورت ہے اس اصول کے مطابق مدد دی جاتی ہے اور دوسرا اصول یہ ہے کہ ایک قانون بنا دیا جائے اور اس کے مطابق رعایت دی جایا کرے۔ کارکنان کو گندم کی رعایت تو ایک حصہ بن گیا ہے اس کے علاوہ موسم سرما کی امداد ہے کیونکہ گرمیوں کی نسبت موسم سرما زیادہ خرچ کرواتا ہے گرم کپڑے بنوانے پر زیادہ خرچ ہو جاتا ہے اس لئے کارکنان کو نقد رقمیں بھی دی جاتی ہیں۔ پس اس لحاظ سے خرچ اگلے مالی سال میں بہت بڑھ جائیگا ہو سکتا ہے کہ سائر والے حصہ کو چھوڑ کر صرف تنخواہوں والے حصہ میں اُن کی بجائے نصف گندم دیکر مہنگائی کی وجہ سے ۴-۵ لاکھ روپے زائد خرچ کرنے پڑیں لیکن عام معمول کے مطابق ہر سال جو بجٹ بڑھتا ہے وہ تو آٹھ لاکھ روپے نہیں ہوتا بلکہ ڈیڑھ لاکھ روپے کی بڑھوتی ہوتی ہے لیکن آئندہ سال کے لئے مہنگائی کی وجہ سے سال رواں کے بجٹ کے مقابلہ میں ممکن ہے چار پانچ لاکھ روپے زائد صرف کارکنان کو دینے پڑیں گے اور یہ خرچ ضروری ہے۔ اس کو ہم دو طریق سے پورا کر سکتے ہیں ایک یہ کہ جماعت پہلے سے زیادہ مالی قربانیاں دے اور دوسرے یہ کہ ہم اپنے کارکنان کی تعداد پہلے سے کم کر دیں۔ ویسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک حصہ ایسا ہے جسے کم کیا بھی جا سکتا ہے مثلاً بہت سے دوست جو پنشن کی عمر کو پہنچ چکے ہوئے ہیں، وہ کام کر رہے ہیں۔ اگر کارکنان کی تعداد کم کرنی پڑے تو پہلے اُن کو کم کرنا پڑے گا۔ پنشن پانے کی عمر والے اکثر دوست ایسے ہوتے ہیں جن کے بچے نوکر ہو جاتے ہیں اور کمانے لگ جاتے ہیں۔ اُن کے گھر کے اخراجات کم ہو جاتے ہیں کیونکہ اُن کے بچے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

غرض بدلے ہوئے حالات میں افراطِ زر کی وجہ سے سال رواں پر بہت اثر پڑا۔ اس کے علاوہ جو ہنگامی حالات تھے اُن کا بھی سال رواں کے چندوں پر اثر پڑا۔ تاہم جماعت کا جو یہ اصول تھا کہ جو روزمرہ کی ضرورتیں ہیں، وہ جماعت پورا کرے گی اس کی تو خدا تعالیٰ نے توفیق دی اور ہنگامی حالات میں بھی ضرورتیں پوری ہوئیں۔ چنانچہ جیسا کہ میں بتا چکا ہوں لکھوکھا روپیہ ان ضروریات پر خرچ کرنا پڑا اور اس کے لئے چندہ کی کوئی اپیل بھی نہیں کی گئی۔ جو مہنگائی کا اثر پڑ سکتا تھا۔ وہ اتنا نہیں پڑا جتنا باہر پڑ سکتا تھا۔ کیونکہ نظام سلسلہ اپنے کارکنان کو بعض سہولتیں دیتا ہے مثلاً گندم ہے کارکنان کی ضروریات کی ایک چوتھائی تو ویسے ہی مفت دی جاتی ہے اور نصف چوتھائی کے لئے

قرض دیا جاتا ہے

جو دوست گندم کے لئے قرض لیتے ہیں اور کہیں اور خرچ کر دیتے ہیں، وہ تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ اُن کو ہم وعظ و نصیحت بھی کرتے ہیں اور ڈانٹ ڈپٹ بھی ہوتی ہے مگر پھر بھی کچھ لوگ اس نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ میں ایسے لوگوں سے کہوں گا کہ وہ اپنے آپ پر رحم کرتے ہوئے آئندہ گندم کی امداد کو گندم کی شکل میں رکھیں۔ جس آدمی کے گھر میں سال بھر کی گندم ہوتی ہے، وہ سال بھر بھوکا نہیں رہتا اور ویسے بھی جو ہر گھر ہے اس میں رہنے والوں کو بڑا شکر گذار بندہ بنکر رہنا چاہیئے۔

غیر ممالک سے ہمارے جو دوست جلسہ سالانہ پر یہاں آئے ہوئے تھے ان میں سے بعض ہندوستان بھی گئے واپسی پر وہ کہنے لگے کہ ہندوستان میں قادیان کے درویشوں میں جتنی بشاشت ہمیں نظر آئی اتنی کہیں بھی نظر نہیں آتی اس

اطمینان اور بشاشت کی وجہ

یہ ہے کہ ان کی ضرورتوں کا اس طرح خیال رکھا جاتا ہے کہ صرف آنکھیں بند کر کے یا اندھے قانون کے نتیجہ میں نہیں، بلکہ اُن کی جو ضرورتیں ہوتی ہیں وہ پوری کی جاتی ہیں اور ضرورتوں کے مطابق اُن سے سلوک کیا جاتا ہے اسی طرح انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہاں پاکستان میں ربوہ جتنا مسکراتا ہوا شہر ہمیں اور کہیں نظر نہیں آیا۔ ٹھیک ہے ہمیشہ مسکراتے رہنے کا میں نے آپ کو کہا بھی ہوا ہے اسلئے ہر وقت مسکرایا کرو ــــ ہم تو اللہ کے بندے ہیں۔ جو شخص اللہ کا بندہ ہوتا ہے وہ مسکرائے گا نہیں تو اور کیا کرے گا۔ جو شخص واقعہ میں خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کا عرفان رکھتا ہے اور جس کو خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہے، اُس کو تو خوشی ہی خوشی حاصل ہے وہ منہ نہیں بسورے گا اور نہ تیوری بال چڑھائے گا کیونکہ اس کی زندگی خدا کے لئے ہے اور خدا کا پیار اُس کے لئے ہے۔

پس جیسا کہ میں نے کہا ہے سال رواں کے مالی بجٹ ختم ہوتے میں صرف اڑھائی ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ بجٹ پورا کرنے کے لئے سولہ سترہ لاکھ کی مزید رقم آنی چاہیئے اس میں سے پانچ چھ لاکھ روپیہ تو آخری دس دنوں میں آجاتا ہے یہ عام طور پر

جماعت کا قاعدہ اور طریق

چلا آرہا ہے۔ مالی سال ۱۰ر مئی کو بند کیا جاتا ہے کیونکہ اپریل کی تنخواہیں اور دیگر آمدنیاں یکم۔۲۔۳ مئی کو ہوتی ہیں اس لئے ہم ہر سال چندوں کی گنجائش رکھتے ہیں۔ چنانچہ مئی کے شروع میں پانچ چھ لاکھ روپیہ آجاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ یکم مئی سے پہلے پہلے گیارہ بارہ لاکھ کی جو کمی اس وقت نظر آرہی ہے، وہ پوری ہونی چاہیئے۔ اگر احباب جماعت اپنے رب کریم پر بھروسہ رکھیں گے تو وہ یاد رکھیں خدا ان کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ انہیں مالی قربانی کی بھی توفیق دیگا ایک جذبہ اور ایک بشاشت کے ساتھ قربانی دینے کا سوال ہے، وہ ہر احمدی کو دینی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے خدا کرے ہمارا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھنے والا ہو۔ کسی جگہ ٹھہرنے والا نہ ہو جیسے اس کی رحمتیں پہلے نازل ہوتی رہی ہیں ویسے ہی اب بھی نازل ہوں۔

تقوٰی شعاری کا معیار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دولتمند اور متمول لوگ دین کی خدمت اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ متقیوں کی صفت کا ایک جزو قرار دیا ہے۔ یہاں مال کی کوئی خصوصیت نہیں ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کسی کو دیا ہے وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ انسان اپنے بنی نوع کا ہمدرد اور خادم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت کا انحصار دو ہی باتوں پر ہے تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ۔ پس مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ میں شفقت علیٰ خلق اللہ کی تعلیم ہے ...... دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دے دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقا اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز خرچ نہ کرو گے۔ کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے ..... اور ابنائے جنس اور مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت میں لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے ... پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقوٰی شعاری کا معیار اور محک ہے" (الحکم ۲۴ر اگست ۱۹۰۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برادرم ملک آیت الرحمٰن صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

مکرم محمد عبدالرشید صاحب ۔ لندن

نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہمارے بھائی مکرم ملک آیت الرحمٰن صاحب ابن محترم ملک مقبول اللہ صاحب آف ساہیوال ۲۲ فروری ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ چار بجے دوپہر ویسٹ منسٹر ہسپتال لندن (WESTMONSTER HOSPITAL LONDEN) میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر وفات کے وقت صرف ۴۷ سال تھی۔

مرحوم جماعت احمدیہ کے بڑے مخلص نوجوان تھے۔ جب بھی ملتے تھے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بارے میں تازہ خبر کی ان کو تلاش ہوتی تھی۔ پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں پوچھتے پھر مسجد فضل لندن کے متعلقہ کمرہ میں بیٹھ کر اخبار الفضل ربوہ۔ اخبار بدر قادیان اور مختلف مذہبی رسائل کو شوق سے پڑھتے پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا اور سلسلہ کے دیگر لٹریچر کا مطالعہ کرتے ناصر ہال کے ریڈنگ روم میں گھنٹوں بیٹھے رہتے تھے۔ مسجد کے ساتھ بھی ان کا گہرا رابطہ تھا۔

مرحوم ۱۹۶۲ء میں پاکستان سے انگلستان تشریف لائے تھے۔ پاکستان سے اس غرض سے آئے تھے کہ انگلستان میں اچھی ملازمت کر کے بیوی بچوں کو بلاؤں گا اور پھر جماعت احمدیہ کی خدمت میں وقت گذاروں گا۔ چنانچہ انہوں نے آتے ہی بڑی محنت اور ہمت سے کام کر کے دو سال کے قلیل عرصہ میں اپنا مکان مسجد کے قریب خرید لیا اور پھر بیوی بچوں کو لندن اپنے پاس بلا لیا۔ ان کو بچوں کی بہتری اور بہبودی کا ہر وقت بہت خیال رہتا تھا۔ مسجد فضل لندن میں حتی الوسع خود تشریف لاتے بلکہ ملازمت سے واپسی پر عشاء کی نماز وہاں پڑھتے۔ بچوں کو بھی مسجد لاتے رہتے تھے۔ حضور پُرنور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے تو خاص عشق تھا جب حضور پر نور پہلی مرتبہ ۱۹۶۷ء میں انگلستان تشریف لائے تو یہ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے اپنے سب بچوں کو حضور سے ملاقات کرانے لے گئے تھے یہی حال حضور پرنور کی ۱۹۷۰ء میں تشریف آوری پر ہوا۔

ان کو ۱۹۷۳ء میں گردوں میں تکلیف ہو گئی تھی جس کا علاج کرواتے رہے آپ حضور پرنور کو بھی خطوط لکھتے رہتے تھے جب ۱۹۷۳ء میں حضور لندن تشریف لائے تو اس وقت ملک صاحب کو گردوں میں سخت تکلیف تھی اور ان سے چلا بھی نہیں جا سکتا تھا اس تکلیف کے باوجود بڑی ہمت سے ہنستے ہوئے چہرہ سے اپنے امام وقت کو ملنے آئے۔ فرماتے تھے کہ حضور کی محبت اور شفقت سے میری تکلیف جاتی رہی ہے۔ انہوں نے حضور کو اپنی تکلیف سے آگاہ کیا۔ حضور نے دعا فرمائی جس کا اچھا اثر ہوا اور ان کی صحت کچھ عرصہ کے لئے ٹھیک ہو گئی۔ مارچ ۱۹۷۴ء میں ڈاکٹری مشورہ کے بعد ... ان کے گردے تبدیل کر دئے گئے اور ان کو کافی حد تک آرام آگیا۔ دسمبر ۱۹۷۵ء میں ان کو پھر تکلیف ہو گئی جو دن بدن بڑھتی گئی۔

ملک صاحب بڑے صابر اور ذاتی اشخاص میں سے تھے ان کے منہ سے کبھی کسی قسم کی شکایت نہیں نکلی تھی چنانچہ وفات سے چند روز قبل میں ان کو ہسپتال میں ملنے گیا۔ اس وقت ان کو اتنی تکلیف تھی کہ ان سے بیٹھا بھی نہیں جا سکتا تھا، لیٹے ہوئے تھے غذا اسوقت مائع کے کچھ نہ تھی۔ سانس کی بھی قدرے تکلیف تھی۔ گردے بھی تقریباً جواب دے چکے تھے لیکن ملک صاحب حسب عادت ہر حالت میں پُر امید اور راضی بہ رضا تھے۔ صبر اور رضاء بالقضاء بھی مومن کا شیوہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس صفت سے بہرہ ور کر رکھا تھا۔ گلہ شکوہ، جزع فزع اور ناشکری کے الفاظ آپ کی زبان پر نہیں آتے تھے بلکہ دلاور اور صبر کرنے والے تھے۔ میرے حال پوچھنے پر فرمانے لگے انشاء اللہ جلدی ٹھیک ہو جاؤں گا۔ ان کے ساتھ والے دوسرے بستر ایک انگریز مریض تھا۔ اس کے پھیپھڑوں میں تکلیف تھی۔ اس سے میں نے ملک صاحب کے بارے میں پوچھا کہ ان کا دن کیسے گذرتا ہے؟ تو وہ کہنے لگا کہ "سارا دن ملک صاحب الحمدللہ پڑھتے رہتے ہیں اور کسی قسم کی تکلیف کا اظہار نہیں کرتے۔ اگر ان کی تکلیف مجھے ہوتی تو میں شاید ایک دن بھی زندہ نہ رہ سکتا" ایک غیر انسان جس کو دین اسلام کی بھی کوئی سوجھ بوجھ نہیں جس کو الحمدللہ کے معنی بھی نہیں آتے ملک صاحب کی صحبت سے کیا اثر لیتا ہے۔

اللہ اللہ یہ احمدیت کے پروانے کا ایک عمل جس سے غیر بھی متاثر ہو رہے ہیں۔ پھر کہا ملک آیت الرحمٰن صاحب نے مجھ سے درخواست کی کہ میری طرف سے حضور پُرنور کو خط لکھ دو اور خصوصیت سے میرے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست کرو۔ چنانچہ میں نے اسی دن گھر آتے ہی حضور پرنور کو ان کی طرف سے خط لکھ دیا۔ آپ حضور کے خط کے انتظار میں تھے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بلاوا آگیا۔ حضور کا خط ۲ فروری کی ڈاک میں ان کی وفات کے دو روز بعد ملا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی طبیعت میں حلم اور عفو کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا کسی کو زبان سے برا بھلا کہنے نہیں دیتے تھے۔ بشاشت سے ملتے مبلغین سلسلہ مربیان اور جماعت کے سب احباب سے ہمیشہ محبت عقیدت اور عزت سے ملتے تھے۔

مرحوم اپنے پیچھے اپنے بزرگ والد صاحب بیوی اور سات بچے چھوڑ گئے ہیں جو کہ سب چھوٹی عمر کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو ان کی نیکی اور تقوے کا وارث بنائے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

اعلان مطالعہ کتب

ماہ مارچ کے مطالعہ کے لئے کتاب شہادت القرآن مقرر کی گئی ہے۔ قائدین مقامی و اضلاع اس کے مطالعہ کی تحریک فرماویں اور آخر ماہ میں امتحان لے کر مرکز کو مطلع فرماویں۔

کتاب کی قیمت ۲۵ ۔ ۱ روپے ہے جو دفتر خدام الاحمدیہ سے مل سکتی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میرے عزیز بھائی سید رفیق احمد شاہ صاحب لیفٹیننٹ کمانڈر پاکستان نیوی کراچی میں اچانک فالج گرنے سے چار روز بیمار رہ کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کی ابتدائی زندگی اور آخری زندگی کراچی میں گذری عزیز مذکور ہیڈ ماسٹر سید فرزند علی شاہ صاحب مرحوم آف سہہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کے اکلوتے لڑکے تھے۔

سید فرزند علی شاہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت سید ناصر شاہ صاحب مرحوم کے داماد اور میرے ابا جان مرزا اعظم بیگ صاحب مرحوم کے ہمزلف تھے۔

عزیز مذکور نہایت صالح شریف النفس اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے چوالیس سال کی مختصر عمر گذار کر ایک بیوی تین لڑکیوں اور دو لڑکوں کو اچانک داغ مفارقت دے کر یکم مارچ بروز ہفتہ ہسپتال میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔

مرزا محمد افضل بیگ

سلود کالونی ۔ حیدرآباد سندھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حبوب مفید اٹھرا مرض اٹھرا کا شافی علاج مکمل کورس چوبیس روپے — اکسیر اولاد نرینہ اولاد نرینہ کیلئے قیمت پچیس روپے — زد جام عشق طاقت کی دوا قیمت چالیس روپے — ناصر دواخانہ ربوہ فون ۵۳۴

رپورٹ افتتاح عربی کلاس

مورخہ ۱۱ مارچ بروز منگل جامعہ احمدیہ (ربوہ) میں دس روزہ عربی کلاس کا افتتاح مولانا ابو العطاء صاحب ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن نے فرمایا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مکرم مولانا موصوف نے عربی زبان میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا عربوں سے تین وجوہات سے محبت کرو۔ کیونکہ میں عربی ہوں۔ قرآن عربی میں ہے اور اہل جنت کی زبان بھی عربی ہوگی۔

آپ نے مزید فرمایا کہ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عربی زبان کو "ام الالسنہ" ثابت فرمایا اور عربی سیکھنے کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ آپ نے بتایا کہ قرآن کریم سیکھنے کے لئے عربی سیکھنا نہایت ضروری ہے۔ آخر میں آپ نے دعا کروائی اور مکرم نور الحق صاحب تنویر استاذ جامعہ احمدیہ نے عربی کلاس کا پہلا سبق دیا جس میں عربی کے ابتدائی قواعد، جملہ اور اسکی تعریف و ترکیب سے متعلق بیان کئے۔ طلباء میں عربی اسباق (چھپے ہوئے) دیئے گئے اس کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔ یہ کلاس انشاء اللہ دس روز تک (۲۰ مارچ تک) جامعہ احمدیہ ہال میں جاری رہے گی۔

نائب الامین الاول
للجمعیۃ العلمیہ

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔
(مینجر الفضل)

خطرناک رہ بے خطر ڈالیے

بشرطیکہ آپ کے پاس اکسیر اپھارہ کا سٹاک موجود ہو۔ اکسیر اپھارہ کے استعمال نے خدا کے فضل سے خطرناک سے خطرناک اپھارہ میں مبتلا سینکڑوں جانوروں کی جان بچائی ہے۔ فی پیکٹ ۔/ ادرجن یا زیادہ پر ۳۳٪ کمیشن۔ مفید لٹریچر مفت۔

ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کمپنی ربوہ
فون: ۶۰۶ / ۶۰۷

حب جواہر مہرہ
مفرح قلب۔ مقوی قلب

اختلاج قلب۔ گھبراہٹ۔ ضعف غشی۔ ضعف دماغ اور عام جسمانی کمزوری میں مفید ہیں۔
قیمت ساٹھ گولیاں ۔/۲۵ روپے

حب اکسیر البدن

مقوی اعصاب۔ مقوی معدہ۔ جوڑوں کے درد ہر قسم کی اعصابی و جسمانی کمزوری اور کثرت پیشاب میں مفید ہیں۔ بھوک بڑھاتی ہیں۔ غذا کو جزو بدن بننے میں مدد دیتی ہیں۔ قیمت ۔/۱۰ روپے

المنار دواخانہ ربوہ

ھوالشافی
آپ کے دانت قیمتی موتی ہیں!
ان کی قدر کیجئے

اگر پائیوریا (ماسخورہ) کی تکلیف ہو تو "پائیوریا کیور" اور اگر کیریز (گھن) کی تکلیف ہو تو "کیریز کیور" استعمال کریں فی کورس ۔/۱۰ روپے وی پی ۔/۱۱ روپے

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت حاصل کریں!

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیوپیتھک کمپنی ربوہ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

لاہور میں

اپنی جملہ طبی ضروریات مثلاً ہر قسم کی معجونیں۔ خمیرے۔ اطریفل۔ عرق۔ شربت مکمل اجزاء سے تیار کردہ۔ نیز خالص شہد اور خالص بادام روغن اور یونانی نسخہ جات
نصف صدی قدیم دواخانہ

حکیم محمد جمیل رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر
محمدی دواخانہ
۱۱۴ عزیز روڈ۔ مصری شاہ۔ لاہور

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

گائے بھینس۔ بھیڑ بکری اور دیگر جانوروں کا جان لیوا اپھارہ "شفائے اپھارہ" کے ایک پیکٹ سے چند منٹ میں غائب۔ ہر پیکٹ پر گارنٹی۔ قیمت ۔/۷۵ پیسے فی درجن ۔/۶ دو درجن سے زائد پر ڈاک خرچ کی رعایت۔
تیار کردہ
شاہ ہومیوپیتھک سٹور۔ رحمت بازار ربوہ

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کرنے کے علاوہ پادریوں اور دیگر مخالفین کے اعتراضات کے جوابات دیئے جاتے ہیں جس کے ایڈیٹر مولانا ابو العطاء صاحب ہیں۔
چندہ سالانہ ۔/۱۰ روپے
(مینیجر)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ **تحریک جدید** ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں۔ سالانہ چندہ ۔/۵ روپے
(مینجنگ ایڈیٹر)

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور فون ۵۲۶۲۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر ۲۵۔ نیو مارکیٹ راوی روڈ لاہور
فون ۶۲۶۱۸ کو ہمیشہ یاد رکھیں

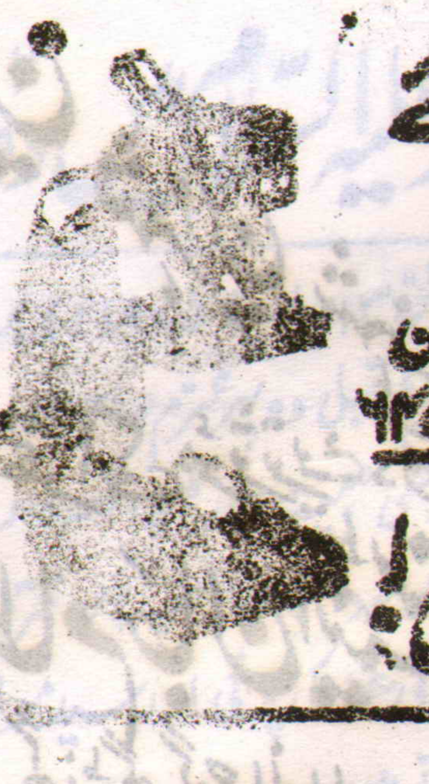

ہر قسم کا سامان سائنس و طبی تجربوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹورز فون ۶۳۵۰
نسبت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

حبوب اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۲۷ روپے — دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کیلئے کورس ۵۲ روپے — زد جام عشق طاقت کی جنرل ٹانک کورس ۳۵ روپے — دواخانہ خدمت خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر آج تم اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کروگے تو یہ مال ذخیرہ کے طور پر جمع رہے گا

پس تم ابھی سے ہوشیار ہو جاؤ اور موت سے پہلے اپنے لئے نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرلو

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ آیت اَیَوَدُّ اَحَدُکُمْ اَنْ تَکُوْنَ لَہٗ جَنَّۃٌ ...... الخ کی تفسیر کرتے ہوئے اور دنیوی اموال کو ضیاع سے بچا کر آخرت کے مصرف میں لانے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"اب اللہ تعالیٰ ایک اور تمثیل کے ذریعے انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت پر روشنی ڈالتا ہے۔ دنیا میں اگر کسی کے پاس تھوڑا سا مال ہو اور وہ ضائع ہو جائے تو اس کا بھی اُسے افسوس ہوتا ہے لیکن اگر کسی کے پاس کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس کے ساتھ نہریں بہتی ہوں اور اسے اس باغ میں سے ہر قسم کے پھل ملتے رہتے ہوں اور وہ خود بوڑھا ہو چکا ہو اور اسے زیادہ زندہ رہنے کی امید نہ ہو اس کے بچے چھوٹی عمر کے ہوں جن سے کمائی کی امید نہ ہو تو کیا اس کا دل چاہتا ہے کہ ایک بگولا زور سے آئے اور اس کے باغ کو جلا دے۔ بگولا اس لئے فرمایا کہ ایک تو وہ سخت تیز ہوتا ہے دوسرے اچانک آتا ہے اور اس میں بوجہ تیزی کے آگ پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ بہت جگہ جہاں جنگل زیادہ ہوتے ہیں یہ نظارہ دیکھنے میں آتا ہے۔

اگر تھوڑا سا مال ہوتا تو وہ کہہ سکتا تھا کہ خیر تھوڑا سا مال تھا اگر ضائع ہو گیا تو کوئی بڑی بات نہیں۔ یا اگر میرے کام آتا تو کب تک آتا آخر اس نے ختم ہی ہونا تھا۔ پھر اگر بوڑھا نہ ہوتا تو خیال کر سکتا تھا کہ میری زندگی میں بچے بڑے ہو جائیں گے اور وہ اپنے لئے جائیداد پیدا کرلیں گے۔ لیکن اگر مال بھی زیادہ ہو۔ خود بھی بوڑھا ہو اور پھر اس کے بچے بھی چھوٹے ہوں تو وہ کبھی نہیں چاہتا کہ اس کا مال تباہ ہو جائے اور کسی حادثہ سے اس کی تمام جائیداد جل کر فنا ہو جائے اور اگر کسی حادثہ سے اس کی تمام جائیداد جل کر تباہ ہو جائے تو تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ اسے کس قدر صدمہ ہوگا یہی حالت قیامت کے دن ان لوگوں کی ہوگی جنہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ نہیں کئے اس وقت ان کے پاس کوئی مال نہیں ہوگا جسے وہ پیش کر سکیں اور نہ اولاد وغیرہ کام آئے گی۔ اس لئے فرمایا کہ تم اپنا انجام سوچ لو۔ آج تم اپنے لئے سب کچھ کر سکتے ہو مگر آخرت میں کچھ نہیں کر سکو گے اگر آج تم اپنا مال خرچ کرو گے تو یہ مال تمہارے لئے وہاں ذخیرہ کے طور پر جمع رہے گا اور تم اس سے فائدہ اٹھا سکو گے ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے۔

ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ کے الفاظ خاص طور پر ہوشیار کرنے کے لئے استعمال کئے گئے ہیں کہ جب تم اپنے بچوں کے لئے دنیا کی محدود زندگی میں بھی یہ پسند نہیں کرتے کہ وہ ایسی بے بسی کی حالت میں رہ جائیں تو تمہاری اپنی جان جو کہ اگلے جہان میں ایک بچہ کی حالت سے بھی زیادہ نازک حالت میں ہوگی کیوں توجہ کی مستحق نہیں۔ تم سوچو اور غور کرو کہ ایمان کی نعمت یا رضائے الٰہی جیسی نعمت جو ایسے وقت میں کام آتی ہے جب بچہ جتنی طاقت بھی تمہارے اندر نہیں ہوگی اور خود تمہارے کام آنی ہے اس کو اسی بے پرواہی سے ضائع کر دینا کہاں کی عقلمندی ہے۔ پس تم ابھی سے ہوشیار ہو جاؤ اور موت سے پہلے اپنے لئے نیکیوں کا ذخیرہ جمع کر لو۔"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرۃ صـ۶۱۳)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

دعائے مغفرت

میرے والد محترم میاں شیر محمد صاحب ۱۰ مارچ ۱۹۷۵ء کو سول ہسپتال لائلپور میں بعمر ۸۵ سال وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم کا اسی روز ہسپتال میں پراسٹیٹ کا آپریشن ہوا تھا۔ آپریشن کے چند گھنٹہ بعد آپ نے وفات پائی۔ آپ کی نعش اسی روز رات کو لائلپور سے احمد نگر لائی گئی اگلے روز ۱۱ مارچ کو جنازہ احمد نگر سے ربوہ لایا گیا جہاں مسجد مہدی گولبازار ربوہ سے ملحقہ میدان میں گیارہ بجے قبل دوپہر مکرم قریشی فضل حق صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ قبرستانِ عام لے جا کر وہاں تدفین عمل میں آئی۔ قبر پر مکرم ماسٹر محمد اسلم بٹ صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم غوث گڑھ (ریاست پٹیالہ) کے رہنے والے تھے۔ خلافتِ ثانیہ کے اوائل میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور تادمِ حیات پورے اخلاص کے ساتھ جماعت کے ساتھ وابستہ رہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد احمد نگر متصل ربوہ میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ آپ نے تین بیٹیاں اور تین بیٹے (شریف احمد صاحب، بشیر احمد صاحب اور خاکسار غلام رسول) اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا ہونے کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار غلام رسول کارکن دفتر ایڈیٹر الفضل ربوہ)

درخواستِ دعا

(۱) محترمہ اہلیہ صاحبہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رضی اللہ عنہ کی طبیعت ٹانگوں میں درد کی وجہ سے بہت خراب ہے۔ آپ علاج کی غرض سے لاہور گئی ہیں وہاں آپ کا پتہ ۱۰۲۔ ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور ہوگا۔ آپ نے جملہ بہنوں اور بھائیوں سے اپنی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

(۲) میرے دادا صاحب اور دادی صاحبہ نیز میری والدہ محترمہ بوجہ پیرانہ سالی بہت کمزوری محسوس کرتے ہیں اور طبیعت اکثر ناساز رہتی ہے۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حافظ و ناصر ہو اور دینی و دنیوی فلاح سے نوازے۔ آمین

(خاکسار منظور احمد مقصود۔ کوئٹہ)

نادر موقع

سابقہ روایات کے پیشِ نظر امسال بھی آپکی اپنی دکان کی چھٹی سالگرہ کے موقع پر ۱۵ مارچ سے ۳۱ مارچ تک خاص رعایت دی جائے گی۔ کرمفرما حضرات اِس موقع سے فائدہ اُٹھائیں۔

(طالب علموں کے لئے خاص رعایت)

میموریل فوٹوسٹورس

گولبازار ربوہ

شہزین

شہزین شہزین

مرضِ اٹھرا کی مؤثر ترین دوا

حکیم نظام جان اینڈ سنز

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ۔ فون ۶۳۹ | ٹنڈو محمد خاں | گوجرانوالہ فون ۴۸۴۴

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴